Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ
ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۲ صفر ۱۳۹۱ھ ۲۸ امان ۱۳۵۱ہش ۲۸ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۲

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ نے جسے حق دار سمجھا اسے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنا دیا

اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو

"سنو! میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ مَیں خلیفہ بنتا۔ مَیں جب مرزا صاحبؑ کا مُرید نہ تھا۔ تب بھی میرا یہی لباس تھا۔ مَیں امراء کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا۔ مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مُرید ہو کر بھی اپنی حالت میں رہا۔ مرزا صاحبؑ کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیّت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے، اُن کو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔

مَیں کسی کا خوشامدی نہیں مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں اور نہ مَیں تمہاری نذر اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گذرے۔

اللہ تعالیٰ نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں۔ میری بیوی، میرے بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ انکا کفیل ہے تم کسی کی کیا کفالت کرو گے۔ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ۔

جو سُنتا ہے وہ سُن لے اور خوب سُن لے، اور جو نہیں سُنتا اُس کو سُننے والے پہنچا دیں کہ ...... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا، جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو، ابلیس نہ بنو۔"

(اخبار بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۷ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۶ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔
احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۷ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۷ امان۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو آج صبح سے سر درد کی شکایت ہے ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔
احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعا فرمائیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب (ابن حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کراچی میں عارضہ قلب کی وجہ سے پھر بیمار ہو گئے ہیں اور جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ چند سال قبل بھی آپ پر عارضہ قلب کا حملہ ہوا تھا۔
احباب جماعت سے توجہ کے ساتھ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاء کی درخواست ہے۔

چوہدری عبدالسمیع خان صاحب کاٹھ گڑھی بی ایس سی۔ ایم ایڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۷ فروری کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔
نومولود مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھ گڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالمومن صاحب کاٹھ گڑھی (مرحوم) کا نواسہ ہے۔
احباب جماعت نومولود کی درازئ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا فرماویں۔

مسجد اقصیٰ ربوہ کا افتتاح

۳۱ امان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نماز جمعہ کے ساتھ فرمائینگے

یہ خبر انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ مسجد اقصیٰ ربوہ جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ اخاء ۱۳۴۵ھش (۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء) بروز جمعۃ المبارک رکھا تھا۔ وہ بفضل اللہ مکمل ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ العزیز حضور ایدہ اللہ ۳۱ امان ۱۳۵۱ھش (مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء) ایک بجے جمعہ کی نماز کے ساتھ اس کا افتتاح فرمائینگے مسجد نمازیوں کے لئے جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ بارہ بجے دوپہر کھولدی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ (خاکسار ظہور احمد قائم مقام سیکرٹری کمیٹی مسجد اقصیٰ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸/امان ۱۳۵۱ ہش

ہر نوع کے ابتلاؤں میں حقیقی مومنوں کا شیوہ

قوموں پر ابتلاء، امتحان اور آزمائش کے طور پر بھی آتے ہیں اور خدائی احکام سے رُوگردانی اختیار کرنے کے نتیجہ میں شامتِ اعمال کے طور پر بھی۔

جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو امتحان اور آزمائش کے طور پر ابتلاؤں سے دوچار کرتا ہے تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ صبر و صلوٰۃ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اس کے نتیجہ میں اعلیٰ درجہ کی کامیابیوں کے مستحق ٹھہریں۔ اِس قسم کے ابتلاء فی الاصل سزا کے رنگ میں نہیں بلکہ انعام کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے خداتعالےٰ دنیا پر مومنوں کے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کو آشکار کرنا چاہتا ہے چنانچہ ابتلاؤں کے دوران جب وہ صبر و استقلال کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ایمانِ حقیقی کے عملی تقاضوں کو پُورا کر دکھاتے ہیں تو خدا تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر کامیابی و کامرانی، فتح و ظفر اور غلبہ و استیلاء ان کے لئے مقدر کر دیتا ہے۔

برخلاف اِس کے جب زبان سے ایمان کا اقرار کرنے والے ایمان کے عملی تقاضوں سے عاری ہو کر عند اللہ اس بات کے سزاوار ٹھہرتے ہیں کہ انہیں شامتِ اعمال کے طور پر ابتلاؤں سے دوچار کیا جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ انہیں مبتلائے عذاب کر کے تباہ و برباد کر دیا جائے بلکہ غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر کے عملی تقاضوں کو پُورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے اِس بات کے مستحق ٹھہریں کہ وہ پھر انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور اُن کے لئے ازسرِ نو کامیابیوں اور کامرانیوں کے دروازے کھول دے۔ اِس قسم کے ابتلاؤں کے وقت اُن کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ حقیقی توبہ اور استغفار سے کام لیکر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جُھکیں اور اسے ہی اپنا کارساز بنائیں، اپنی شبانہ روز کی دُعاؤں اور نیک اعمال کے ذریعہ اِس امر میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں کہ ان کا ربّ ان سے راضی ہو جائے۔ اُسوقت ہر اُس فعل سے جو خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہو مجتنب رہنا اور ہر اُس فعل کو جس سے خدا راضی ہو اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ شامتِ اعمال کے نتیجہ میں وارد ہونے والے ابتلاء بھی دُور تو ضرور ہوتے ہیں لیکن اُسوقت جب مومن اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ کے تحت اپنی باطنی حالت میں تبدیلی پیدا کر دکھاتے ہیں یعنی وہ، وُہ نہیں رہتے جو پہلے تھے، وہ ہر قسم کی غفلت دُور کر کے اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر جُھکتے اور اُسے راضی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ جب وہ بتوفیق الٰہی ایسا کر دکھاتے ہیں تو خدا تعالیٰ انہیں پھر اپنی تائید و نصرت سے نواز کر منصور کر دیتا ہے اور کامیابی و کامرانی اور فتح و غلبہ پھر ان کے لئے مقدر ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر وہ گھاٹے میں رہتے ہیں اور اپنے آپ کو غضبِ الٰہی کا مستحق بنا لیتے ہیں۔

پس ابتلاء خواہ محض آزمائش کے طور پر برنگِ انعام آئیں یا شامتِ اعمال کے طور پر برنگِ سزا، مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ہر دو قسم کے ابتلاؤں میں اپنی باطنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہم آہنگی اختیار کر کے اُسے راضی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اِسی میں اُن کے کامیاب اور سُرخرو ہونے کا راز مضمر ہوتا ہے۔

کلمۃ الیوم ـــــــ بلا تبصرہ

ایک ہفت روزہ معاصر نے اپنی حالیہ اشاعت میں "کلمۃ الیوم" اور "ہماری بے بسی اور ذلت" کے زیرِ عنوان دو علیحدہ علیحدہ مضامین شائع کئے ہیں۔ ان ہر دو مضامین کے علی الترتیب دو اقتباس بڑے دُکھ اور درد کے ساتھ بلا تبصرہ درج ذیل کئے جا رہے ہیں:۔

(۱) "اندازہ فرمائیے! رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کس طرح صادق آتا ہے کہ "بارش کے قطروں کی طرح حوادث رونما ہونگے"۔ــــ لیکن غور کیجئے اِس تباہ حال ادھورے اور زخمی پاکستان کے ذہین، دانشور، اصحابِ سیاست ــــ اور ــــ بالخصوص مسندِ رسالت (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) کے جانشین علماء دین کی رفتارِ فکر و عمل کیا ہے؟ ــــ علماء بالخصوص اِسلئے کہ اگر یہ صحیح ہے کہ بگاڑ کا سب سے بڑا سبب لوگوں کا خدا کے دین سے انحراف اور خدائے ذوالجلال سے عہد شکنی ہے تو اِس بگاڑ کا علاج نہ سیاستدان کر سکتے ہیں، نہ اِسکی وجہ سے نازل شدہ عذاب سے بچاؤ کا سامان کو سیجن، نکسن اور چو این لائی کے پاس ہے بلکہ یہ تو سب عذاب الٰہی کی مجسم صورتیں ہیں اور اُمّتِ مُسلمہ کا انکے ہاں عذاب کے زمانہ میں "المدد! المدد!" پکارتے جانا اِس بات کی قطعی دلیل ہے کہ ہم عذاب ہی کے مستحق تھے۔

اِس عذاب کا تدارک صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ سے ہی ممکن ہے اور اِس امانت کے امین وہی علماء حق ہیں جو اپنی زندگی اور تمام صلاحیتوں کو خدا کے ہاتھ بیچ چکے اور جن کا وظیفہ حیات صرف اور صرف دعوت الی اللہ، اعلاء کلمۃ اللہ اور اصلاحِ ذات و اصلاحِ امت ہے ــــ تو کیا بڑی قیامت سے پہلے اِس چھوٹی لیکن ہولناک قیامت کی تیز رفتاری سے ہماری مساعی کوئی نسبت رکھتی ہیں"۔

(ہفت روزہ "المنبر" لائلپور بابت ۱۷ر مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

(۲) "ہم ذلت اور رسوائی و ناتوانی کے اُس مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں قومی حمیت اور ذاتی غیرت کو بھی نظر انداز کئے بغیر چارہ نہیں ــــ آج ہماری حالت بعینہٖ وہی ہے جو قرآن مجید نے یہود کی بیان فرمائی تھی: ضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الذِّلَّۃُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الْمَسْکَنَۃُ ط (آل عمران آیت ۱۱۳) "ان پر ذلت مُسلط کی گئی جہاں کہیں وہ پائے جائیں بجز اللہ اور انسانوں کی پناہ کے اور خدا کے غضب ہی کے ساتھ لوٹے اور اُن پر درماندگی مسلط کی گئی"۔

رہا یہ سوال کہ ہم اِس حالت تک پہنچے کیسے؟ اِسکے متعدد جوابات ہیں۔ ان میں سے قرآن مجید کے الفاظ میں ایک یہ بھی ہے: بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَہُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ہ (النساء آیات ۱۳۹، ۱۴۰)

"منافقوں کو "خوشخبری" سنا دو کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے، وہ (منافق) جو کافروں کو اپنا سرپرست آقا اور حامی و ناصر اور دوست بناتے ہیں کیا یہ انکے ہاں سے عزت کے متلاشی ہیں؟ تو یہ حقیقت واضح رہے کہ عزت و سربلندی تمام تر اللہ کے لئے ہی ہے"۔

ہمیں غیر مبہم انداز میں فرمایا گیا تھا: یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ہ (النساء آیت ۱۴۵) ــــ "ایمان والو! مومنوں کے علاوہ کفار کو کبھی اپنا ولی دوست اور سرپرست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ (کافروں کو اپنا ولی بنا کر) خدا کی حجت اپنے اوپر قائم کر لو اور (اسے ناراض کر کے اس کے عذاب کے مستحق بن جاؤ)"۔

ہم نے خدا کے واضح حکم سے اعراض ہی نہیں انحراف کیا، ہم نے اپنے آپکو خدا کے منکروں کی گود میں ڈالا، ہمارے مالک و آقا نے عزت و سربلندی کے ضامن جو قانون ہم پر نازل کئے تھے ہم نے انہیں پامال کیا، ہم نے خدا کی حجت خود اپنے اُوپر قائم کی اور خدا کا غضب ہم پر اِس صورت میں نازل ہوا کہ ہم بے بسی کے کربناک عذاب میں مبتلا ہیں اور جن طاقتوں نے ابھی کل ہمارے جسدِ ملّی کے خون سے ہاتھ رنگین کئے ہم آج اپنے آپ کو اُنہی کے حوالے کرنے پر مجبور ہیں۔

یہ تو تھی ہماری بے بسی ــ اور ہماری بدبختی یہ ہے کہ اتنے بڑے عذاب کے غالب آنیکے باوجود ہم ابھی تک اِس غلط راستہ سے حق و صداقت کی جانب لوٹنے پر آمادہ نہیں ہیں، ہم مغضوب و ضال عارضی قوتوں کے بجائے دائمی اور محبوب و صادق سرپرست کی آقائی کو تسلیم کرنے کا سوچ بھی نہیں رہے اور یوں محسوس ہوتا ہے ــ شاید ہم سے "رجوع الی الحق" کی قوت ہی سلب کر لی گئی ہے ــ اور سچ ہے ہم نے فرمانروائے حقیقی، خالق و مالکِ ارض و سماء اور اپنے آقا و مولیٰ سے کئے گئے عہد کو اِس بے شرمی سے توڑا ہے کہ خدائے غیور کا غضب بھڑک اُٹھا اور ہم اسکی آگ میں بھسم ہو رہے ہیں"۔

("المنبر" ۱۷ر مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۷ و ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی تیئیسویں (۲۳) سالانہ کانفرنس

رکوع و سجود، ذکر و فکر اور درود و سلام سے معمور شب و روز۔ دینی موضوعات پر ایمان افروز فاضلانہ تقاریر

جماعتی تحریکات میں مالی قربانیوں کا ایمان افروز نظارہ۔ اہم شخصیات کی طرف سے جماعت کی مذہبی تعلیمی اور طبّی خدمات پر خراجِ تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات۔ سیاسی رہنماؤں کی طرف سے پاکستان کی مشکلات پر ہمدردی کا اظہار

(مکرم لطف الرحمان محمود صاحب "بو" سیرالیون)

۳

دوسرا دن۔ دوسری نشست

اس نشست کی صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر مکرم لطیف احمد صاحب ایم اے نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی" کے عنوان پر کی۔ ظہور مہدی علیہ السلام کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فاضل مقرر نے عالمگیر گمراہی کا نقشہ کھینچا کہ کس طرح لامذہب دہریہ تحریکیں اور گم کردہ راہ عیسائیت کی گمراہ کن تبلیغی یلغار عہد اسلام کے خلاف بنرد آزما تھیں اور پھر داخلی طور پر مسلمانوں کی ناگفتہ بہ دینی حالت علمی اور اخلاقی زبوں حالی۔ رسومات و خرافات کے ہاتھوں پامالی نے اسلام کو اور بھی کمزور کر رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی تجدید و احیاء، قرآن کریم کی عظمت اور رسالتِ محمدیہ کی صداقت قائم کرنے اور ادیانِ باطلہ کو شکست دینے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ مکرم لطیف صاحب نے حضرت مسیح پاکؑ کے دعاوی بیان کرنے کے بعد حضور کی سیرت کے بعض پہلو بیان کئے اور پھر حضور کے علمی اور تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالی۔

آپ کے بعد مکرم حبیب احمد صاحب ایم اے نے "گناہ اور تصورِ مغفرت" کے عنوان پر عالمانہ تقریر کی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے "گناہ" کی اصطلاح کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی گناہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض و غایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مکرم حبیب صاحب نے بتایا کہ ان مقدسین کی بعثت کا ایک حصہ تزکیہ قلوب ہے تا انسان گناہ سے بچ سکے۔ فاضل مقرر نے مختلف مذاہب کے نظریہ ہائے گناہ کا ذکر کیا اور ان کے تقابل تجزیہ سے ثابت کیا کہ اسلام نے جو حسین تصویر خالقِ کائنات اور مالک یوم الدین کی پیش کی ہے وہ سب سے افضل اور انتہائی دلآویز ہے۔

مکرم حبیب صاحب کے بعد مقامی مبلغ الحاج فوڈے صاحب تھونے مینڈے زبان میں احباب کو مخاطب کیا۔ جناب فوڈے صاحب کو گزشتہ سال فریضہ حج ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو چالیس نمازیں مسجد نبویؐ مدینہ منورہ میں ادا کرنے کا موقع بھی ملا۔ بہت مرنجاں مرنج اور پرسوز بزرگ ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں حاضرین کو قیام صلوٰۃ، ایتاءِ زکوٰۃ اور دیگر جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

دینی معلومات کا مقابلہ

نماز مغرب و عشاء کے بعد آڈیٹوریم میں خصوصی شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔ احمدیہ پرائمری سکول بو اور احمدیہ پرائمری سکول کوری کا بوندو کے طلبہ کے دو پولز دینی معلومات کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کوری بوندو کے مقام پر شدید مخالفت کے باوجود ناموافق حالات میں اسی سال اکتوبر میں پرائمری سکول جاری کیا گیا۔ اس سکول کے ننھے منھے طلبہ سپیشل بس میں اس مقابلے میں شرکت کے لئے آئے۔ دونوں سکولوں کے طلبہ نے دینی معلومات اور عربی بول چال کا مظاہرہ کیا۔ سینکڑوں والدین طلبہ اور دیگر شائقین نے احمدیہ سکولوں کے طلبہ کو داد تحسین دی۔

دینی معلومات کے مقابلے سے قبل احمدیہ مشن سیرالیون کی تاریخ سے تعلق رکھنے والی سلائیڈز دکھائی گئیں۔ ان رنگین سلائیڈز کے ساتھ ساتھ جماعتی سرگرمیوں اور اہم مقصدوں کا تعارف بھی کرایا جاتا رہا۔ حاضرین نے اس دلچسپ پروگرام کو بھی بہت سراہا۔

تیسرا دن۔ پہلی نشست

اس نشست کے صدر کے فرائض پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین کمانگا نے ادا کئے۔ آیات کلام پاک کی تلاوت کا شرف مکرم عبدالکریم جبریل کو حاصل ہوا۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سکول جورو (ابن حضرت الحاج مولانا نذیر احمد علیؓ بانی سیرالیون مشن) نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر اثر انگیز انداز سے روشنی ڈالی۔ تقریر کے شروع میں آپ نے حاضرین کو ان تاثرات سے آگاہ کیا جو آپ نے زیارت مقاماتِ مقدسہ کے دوران محسوس کئے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں اُس صحرا کے ریگ طور ذروں کو چومنے کا موقع ملتا ہے جہاں باعثِ تخلیق کائنات حبیبِ خداؐ کی ندائے حق نے باطل کو لرزہ براندام کیا۔ جہاں حضورؐ اور حضورؐ کے رفقاء نے گرانقدر قربانیاں دے کر اسود و احمر اور سیاہ و سفید کو عالمگیر اخوت کا پیغام دیا کاش جیتے جی ایک مرتبہ وادیٔ بطحا کا دیدار نصیب ہو جائے!!)

مکرم نذیر صاحب نے حضرت رحمۃ للعالمینؐ کے بے مثال پیغمبرانہ صبر و استقلال کا نقشہ کھینچا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تاثیر قدسی کا ذکر کیا جس نے ایمان لانیوالوں کے قلب و نظر میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ انہوں نے مشرکین مکہ کے روح فرسا مظالم برداشت کئے لیکن احد احد کی شہادت سے دستبردار نہ ہوئے۔ طائف کے تبلیغی سفر میں حضرت سرور کائناتؐ نے رحمتِ مجسم ہونے کا جو محبت انگیز جمالی جلوہ دکھایا اس کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے حاضرین کو بتایا کہ ان ظالموں کے ہاتھوں زخم کھانے کے بعد بھی حضورؐ رستے ان کے لئے تباہی نہیں چاہی بلکہ ہدایت و رشد کی دعائے خیر مانگی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کا ہر واقعہ ایک نیا بابِ رحمت وا کرتا ہے۔

فاضل مقرر نے مغربی مؤرخین اور مستشرقین کے اس بے بنیاد اعتراض کو رد کیا کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلایا گیا۔ آپ نے حضرات طلحہؓ و بلالؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی محبت، عقیدت اور ایثار کی مثالیں دے کر پوچھا کہ ان فدا کار صحابہ کو کس تلوار سے مسلمان کیا تھا؟ اور یہ بزورِ شمشیر مسلمان بنائے جانے والے اس طرح جانیں نچھاور کرنے کے لئے کیوں آمادہ رہتے تھے!

آخر میں آپ نے اپیل کی کہ ہمیں اپنے قول و فعل اور زندگی میں انقلاب پیدا کرنا چاہیئے تاہم صحیح رنگ میں ایسے عظیم انسان انسانِ کاملؐ کے سچے پیرو کہلا سکیں۔ مکرم نذیر صاحب کے بعد جماعت احمدیہ سیرالیون کے سوشل سیکرٹری پا بائے ٹورے احباب جماعت سے مخاطب ہوئے اور بو کے مقام پر زیر تعمیر مرکزی مسجد کی تکمیل میں فراخ دلی کے ساتھ حصہ لینے کی تلقین کی۔ آپ نے سالانہ کانفرنس کی برکات واضح کرنے کے بعد حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوا کریں۔

آنریبل پرنس ولیمز کی تقریر

پرنس ولیمز سیرالیون کی مشہور ریاسی شخصیت ہیں۔ احمدیہ مشن سے آپ کے دوستانہ مراسم کا آغاز تیس سال قبل ہوا۔ موصوف جماعت کی مذہبی، سماجی، تعلیمی اور طبّی سرگرمیوں کے دیرینہ مداحوں میں سے ایک ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ وقت کے دامن پر رقم ہمت و استقلال اور ایثار و خدمت کی اس بے لوث تاریخ کے عینی شاہد ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بو میں تشریف آوری کے موقع پر آپ اس صوبے کے ریذیڈنٹ منسٹر تھے۔ آپ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ سالانہ کانفرنس پر تشریف لا کر حاضرین سے خطاب کر چکے ہیں۔ اپنی تقریر کے آغاز میں آپ نے جماعت سے اپنے ابتدائی رابطہ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے مشن کی ۱۹۴۱ء کی حالت بیان کی جب یہاں جماعت کی مخالفت زوروں پر تھی۔ داخلی طور پر بعض مسلمان سرگرم عمل تھے اور خارجی طور پر عیسائی مناد اور ان کے زیر اثر انتہا پسند طبقے ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے اس وقت احمدیت سیرالیون میں ایک غیر معروف تحریک تھی۔ لیکن آج یہ نام ملک کے گوشے گوشے میں عزت کے ساتھ پہنچ چکا ہے۔ پہلے جو صرف ایک تبلیغی تنظیم تھی آج تعلیم اور صحت کے میدانوں میں گرانقدر کام سرانجام دے رہی ہے۔

جناب پرنس ولیمز نے احمدیہ جماعت کی امتیازی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر گہرے اطمینان کا اظہار کیا کہ جماعت نے اپنے دامن کو خارزار سیاست سے ہمیشہ دور رکھا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا احمدیت تمیز بندہ و آقا اور رنگ و نسل کے خود ساختہ حصاروں کی قائل نہیں۔ بلکہ ان کی عالمگیر اخوت کی پیامی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ سے اپنی ملاقات کے تاثرات بیان کرتے ہوئے جناب ولیمز نے حاضرین کو بتایا کہ مجھے ۱۹۷۰ء میں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی میں ان گنت عظیم شخصیات سے ملنے کے مواقع ملے ہیں۔ لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ ۱۹۷۰ء ایسا روحانیت اور جلال و جمال کی لطافت کا آئینہ وار چہرہ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ اس عظیم روحانی شخصیت سے ملاقات کے بعد ایک ایسا احساس ہوا جس کا دلآویز نقش زندگی بھر محو نہ ہو سکے گا۔" (باقی)

جناب تنویر کا ادبی مرتبہ

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب ایم اے پی ایچ ڈی صدر شعبہ اردو تعلیم الاسلام کالج

اردو ادب کے عبوری دور میں ادبی دنیا اور نیرنگ خیال دو ایسے پرچے تھے جن میں چھپنا کسی شاعر کے لئے باعثِ استناد سمجھا جاتا تھا۔ ادبی دنیا تو عجیب آبادی کی ادارت میں اور بعد میں ادیب شہیر مولانا صلاح الدین احمد کی ادارت میں مدتوں اردو کی خدمت کرتا رہا۔ اس پرچہ کا معیار گویا زبان و ادب کا معیار تھا۔ اس دور میں اردو نظم نئی جہت سے آشنا ہو رہی تھی۔ انجمن پنجاب کی وساطت سے حالی اور آزاد نے جس جدید شاعری کی بنیاد رکھی تھی ادبی دنیا اور نیرنگ خیال اس پر عمارت اٹھا رہے تھے نظم کے سلسلہ میں نئے تجربے ہیئت اور خیال کی جدت کے مظہر تھے۔ نظم معریٰ نے نظم کے کلاسیکی پیکر کو منہدم کر دیا تھا لیکن اس دور میں بھی بعض شاعر ایسے تھے جنہوں نے نظم کی کلاسیکی ہیئت کو برقرار رکھتے ہوئے بھی خیال کی ندرت اور طرز ادا کی دلربائی کی وجہ سے اپنے فکر و فن کا لوہا منوا لیا۔ ان میں سے ایک جناب روشن دین تنویر تھے۔

جناب تنویر مدتوں ہمارے درمیان موجود رہے اور ہم ان کی زبان سے ان کا کلام سنتے رہے لیکن ہم جو نئی نسل کے لوگ تھے، ہمیں ان کے ادبی مقام کا صحیح اندازہ نہ تھا۔ ۱۹۵۴ء میں مولانا صلاح الدین احمد ربوہ تشریف لائے تو پہلا سوال مجھ سے یہ فرمایا کہ جناب روشن دین تنویر کو بلایا ہے؟ اور جب ان دو مرحوم بزرگوں کی ملاقات ہوئی تو مولانا نے ان کے بارہ میں ہمیں بتایا کہ ادبی دنیا کے پرچہ میں ہمیں فرمائش کر کے ان سے نظم منگوایا کرتا تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد قیوم نظر آئے۔ قیوم نظر نے تنویر کے بارہ میں کہا "یہ وہ لوگ ہیں جن کا کلام پڑھ پڑھ کے ہم شاعر بن گئے ہیں" ایک مجلس میں جناب تنویر کا کلام سنتے ہوئے کچھ شوریدہ سر لڑکوں نے شور مچایا تو جعفر طاہر آگ بگولا ہو کر اٹھے اور لوگوں سے کہا کہ "ہم اس شاعر کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور آپ ان کا کلام نہیں سنتے"۔ یہ سب باتیں پتے کی ہوتی ہیں لیکن ہم نئی نسل کے لوگ جناب تنویر سے کچھ بھی آشنا نہ ہوتے اور اب جبکہ جناب تنویر اس دنیا میں نہیں ہیں تو ہمیں نئی نسل کے لوگوں کو بہت یاد آ رہے ہیں کیونکہ نئے شعری تجربے اور غزل کی موجودہ تجرید، فنی اور فکری ہر دو پہلوؤں کی اساس عبوری دور کے شعری مزاج پر ہی استوار ہے۔ اگر جگر، حسرت فانی، اصغر اور اقبال کو نکال دیں تو اردو غزل کی بنیادیں متزلزل ہو جاتی ہیں۔ جناب تنویر اسی دور کے شاعر تھے۔

یہ ہماری خوش بختی تھی کہ وہ ہمارے زمانہ تک زندہ رہے اور انہوں نے اپنی فکری صلاحیتوں اور شعری کمال آفرینیوں کو ایک خاص مقصد کے لئے وقف کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ غزل یا نظم محض تخیلاتی پیکروں کے "تراشیدن پرستیدن۔ شکستن" کا نام نہیں واضح مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے بھی غزل کی نزاکت قائم رکھی جا سکتی ہے۔ اقبال نے غزل میں فلسفہ بیان کیا تھا۔ جناب تنویر نے غزل میں دینیات کا درس دیا۔

جناب تنویر بنیادی طور پر نظم گو تھے۔ نظم گو کے ہاں ایک غیر محسوس سی اجتماعیت پسندی کا رجحان نمایاں ہوتا ہے نظم لفظوں کو رشتہ فکر میں پرونے کا نام ہے۔ غزل کا ہر شعر از بسکہ اپنی ذات میں مکمل اکائی اور وحدت کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے تمام شعر ایک اساسی مزاج کے رشتے میں منضبط ہوتے ہیں۔ جناب تنویر نے ۱۹۲۰ء کے بعد اپنی قوت شعر گوئی کو احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف کر دیا اور اس طرح ایک نظم گو کی مہارت اور غزل گو کی ایمائیت پسندی کا سہارا لے کر پیغام احمدیت کو ہر گوش سخن نیوش تک پہنچانے کی سعی کی۔ ؎

مسیح وقت کی آواز ہے سنو تو سہی
نئے جہان کا آغاز ہے سنو تو سہی
اذان اٹھی ہے پھر مسجد مبارک سے
وہی بلال کا انداز ہے سنو تو سہی

دم مسیح زمان است الحذر دل بر خیز
بجان تازہ دگر از تن کہن بر خیز
مثال برگ خزان دیدہ تا کجا مانی
گل بہار شو، از سینہ چمن بر خیز

بسجدہ سر خمیدہ بر زمین است
نماز دل سر عرش بریں است
مخمور غم اگر تن بے جان داری
مسیحائے زمان جان آفرین است

جناب تنویر کا کمال یہ تھا کہ احمدیت سے وابستہ ہونے کے بعد انہوں نے اپنے پرانے رنگ کو یکسر خیرباد کہہ دیا۔ اور جماعت کے ساتھ ایسا قوی اور زندہ رشتہ قائم کیا کہ پھر ان کے شعر ترجمانِ احمدیت بن گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ مقصدیت کی شدید رو، فنی رشتوں کو منقطع کر دیتی ہے لیکن جناب تنویر نے غزل کی زبان میں نظم کے تسلسل و تواتر کو برقرار رکھتے ہوئے خوبصورت شعر تخلیق کئے اور اس طرح جہاد بالقلم کا حق ادا کر دیا غزل کی علامتیں، غزل کا ایجاز اور غزل کی ایمائیت سب چیزیں ذہن میں رکھئے اور احمدیت کے پس منظر میں جناب تنویر کے یہ شعر دیکھئے۔ ؎

نہیں کیا کروں گا آبِ حیاتِ دوام کو
میرا سلام خضر علیہ السلام کو
تفصیل ہم سے پوچھئے پر خد و خال کی
دیکھا ہے ہم نے جلوۂ ماہِ تمام کو

دنیا میں آج مائلِ فریاد کون ہے؟
گر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے؟

جلووں کا اٹھا ہے طوفان ترے کوچے میں
کل دیکھو ہوئی نشان، ترے کوچے میں
ذکر حق، ذکر نبی، ذکر مسیحائے زماں
لگتی ہے مجلس عرفاں، ترے کوچے میں
فلسفے والوں کے سب فلسفے نکلے باطل
فلسفی بن گئے انسان، ترے کوچے میں

؎ یہ امن کا پیغام ہے پیغام ہے لوگو
اسلام ہے اسلام ہے اسلام ہے لوگو

نگہہ کش تو ہے پھول دل جو نہیں ہے
یہ ہے رنگ ہی رنگ خوشبو نہیں ہے
اداں کھینچ لیتی ہے جان کو رگوں سے
یہ اعجاز ہے کوئی جادو نہیں ہے

احمدیت نے فکر نو کو جو کچھ دیا۔ جناب تنویر نے اس کی صحیح ترجمانی کی۔ نثر میں بھی اور نظم میں بھی۔ نثر تو میرا موضوع نہیں، نظم میرا موضوع ہے اس لئے میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ جناب تنویر کے شعروں میں جگر کی حلاوت، حسرت کا تغزل، اصغر کی تصوف آفرینی، اقبال کا فلسفہ، فانی کی درد مندی سب چیزیں بتمام و کمال موجود ہیں۔ حسرت کا رنگ:

دوستو! چیت کی پھر چاندنی راتیں آئیں
حسن کے تذکرے اور عشق کی باتیں آئیں
سبزے کے قافلہ در قافلہ نکلے ہیں جلوس
لالہ و گل کی براتوں پہ براتیں آئیں
شیخ کے ذہن پہ نازل نہ ہوئے معنیٔ عشق
گرچہ تنویر لغاتوں پہ لغاتیں آئیں

اصغر کی تصوف پسندی: ؎

ہے کیا فلک پہ بھی اگر آشیانہ بندی ہے
ہر اک بلندی کے اوپر نئی بلندی ہے
خدا سے پیار، عداوت خدا کے بندوں سے
خدا پرستی نہیں ہے یہ خود پسندی ہے

لبریز ہو گیا ہے شراب ازل کا خم
اٹھی ہے پھر صدائے الست بربکم

فانی کا درد:

یہ کس نے اس بلا کا زندگانی نام رکھا ہے
کہ دردِ جاوداں ہے اور فانی نام رکھا ہے
جو آنکھیں تمہید کہتا، دیکھ سکتا تو کبھی لے ہوتی
وہ جلوے تو نے حسن کا لن ترانی نام رکھا ہے
فضا میں بجلیاں تڑپی تھیں اتنا یاد ہے مجھ کو
بس اتنی یاد کہ میں نے جوانی نام رکھا ہے

ساری دنیا کو چھوڑ کر آئے ہیں
جتنے بندھن تھے توڑ آئے ہیں
آنسوؤں میں کہاں لہو کی رمق
قطرہ قطرہ نچوڑ آئے ہیں

جگر کا تغزل:

چشم ساقی میں مستیاں ہی تو ہیں
مفت کی مے پرستیاں ہی تو ہیں
عشق دیوانہ دگر یہاں چاک
حسن کی چیرہ دستیاں ہی تو ہیں

فقط دور سے آنکھ دو چار کرنا
مسافر کو یونہی گنہگار کرنا

عجب دل کی آنکھوں نے کی ترجمانی
نچوڑیں لہو تو ٹپکتا ہے پانی
بنا دی ہے سننے سنانے کے قابل
تری بے وفائی نے میری کہانی

نقاب رخ سے نہ جب تک اٹھایا جائے گا
نہ منتہائے محبت کو پایا جائے گا
اگر بہشت بھی جائے گا تو بھی لے جائے گا
تو سچ تو یہ ہے کہ ہم سے نہ جایا جائے گا

اور اقبال کا فلسفیانہ لہجہ:

ہمت زندگی کو عقل کے زندان میں بند نہ کر
کوئی تو کام عقل کا اے عقلمند کر
پھولوں نے رنگ و بو سے سجایا ہے کنج کنج
بلبل کوئی تو نالۂ محبت بلند کر
تنویر عرش تک ہے رسائی اگر ہوس
تو رشتۂ فغانِ سحر کو کمند کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن تصریحات سے یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ جناب تنویر کا اپنا کوئی رنگ نہ تھا، اُن کا اپنا رنگ ان سب سے نرالا تھا وہ اسلوب کہ عبوری دَور کے تمام شعراء کی خوبیوں کو جمع کر کے احمدیت کا خمیر اس میں ڈال دیں تو جو اسلوب شعر پیدا ہوگا وہ تنویر کا اسلوب تھا خود ان کی زبانی اُن کے اسلوب کی تعریف یہ تھی کہ "میں نے ہر شخص سے کسب فیض کیا اور احمدیت کی جھولی میں ڈال دیا" ایک واقعہ عرض کر کے بات ختم کرتا ہوں۔

۱۹۵۵ء میں بے پناہ سیلاب آیا۔ ربوہ کی سرزمین جزیرہ بن گئی۔ اردگرد کی سیلاب کی تباہ کاریوں نے قیامت ڈھادی لیکن ربوہ کی سرزمین محفوظ و مامون رہی۔ اس نظارہ کو جناب تنویر نے دو شعروں میں بیان کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو شعر اُن کے اسلوب شعر کا نمونہ ہے ؎

سیلاب جھوم جھوم کے آگے گزر گیا
ساحل پہ گھوم گھوم کے آگے گزر گیا
پانی بعد قیام و رکوع و سجود و قعد
ربوہ کے پاؤں چوم کے آگے گزر گیا

میں نئی نسل کا آدمی ہوں۔ جناب تنویر پرانی نسل کے شاعر تھے لیکن جناب تنویر سے عمروں کے بے پناہ تفاوت کے باوجود میری گہری دوستی تھی۔ شاید یہ چند سطریں اس دوستی کے پس منظر کو اجاگر کر سکیں۔

نہایت ہی ضروری اعلان

خریداران الفضل لاہور کی خدمت میں گزارش ہے مورخہ ۱۶-۱۸-۱۹ مارچ کو الفضل کا ناغہ نہیں تھا۔ جن احباب کو ان تاریخوں کا پرچہ نہیں ملا بندہ کو اطلاع دیں اور اپنے ہاکروں سے سختی سے پرچہ جات طلب کریں ورنہ آپ کو اور ایجنسی کو بھی نقصان ہوگا اور سلسلہ کو بھی واپسی کی صورت میں نقصان ہوگا فائدہ میں ہاکر رہتے ہیں جو بلا پرچہ دیئے بل پورا لے لیتے ہیں

(ماسٹر محمد ابراہیم نگران ایجنسی لاہور)

نام المتقین نجات المسلمین

مع تنبیہ الغافلین

ڈاکٹر مولوی منظور احمد صاحب نے احمدیہ پاکٹ بک خادم صاحب مرحوم کو سامنے رکھ کر لکھی تھی جس میں تمام ضروری حوالہ جات آگئے ہیں۔ دیہات میں تبلیغ کے لئے عجیب و غریب کتاب ہے حجم تین سو صفحات۔ قیمت مجلد ۵ روپیہ بالمقابل خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ سے خریدیں۔

مکان برائے فروخت

نہایت پختہ۔ خوبصورت مکان، واقع محلہ دارالنصر مع تین بیڈروم، کچن۔ ڈرائنگ روم مع اٹیچ باتھ فلش سسٹم۔ پانی ٹیوب ویل سسٹم۔ خواہش مند احباب پرنسپل طبیہ کالج ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

درخواست ہائے دعا

مکرم صوفی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی والد مکرم سعید اللہ خان صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ کو مسجد مبارک میں گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آگئی تھیں جن کی وجہ سے کئی دن تک بیہوشی کی سی صورت رہی۔ بعد میں اسہال اور ہچکی کے باعث حالت تشویشناک ہوگئی۔ اب قدرے افاقہ ہے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے (صوفی خدابخش عبد زیروی ربوہ)

۲۔ میری والدہ کرم بی بی صاحبہ کافی عرصہ سے گر جانے کی وجہ سے چوٹ آنے اور درد رہنے سے بے حد تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (فضل دین خورشید علاقہ ہاؤس ربوہ)

۳۔ خاکسار نے چھوٹا سا کاروبار شروع کیا ہے احباب کرام سے اس میں برکت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (منیر احمد طاہر حیدری حق نواز روڈ راولپنڈی)

۴۔ میرے چچا زاد بھائی خدابخش صاحب کو مختلف قسم کی پریشانیاں ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد اللطیف جہلم)

زد جام عشق
طاقت کی مشہور دوا
مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس بیس روپے
المناہر دواخانہ ربوہ

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمدللہ سائنس بلاک جامعہ نصرت مکمل ہو چکا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۷ مارچ بروز پیر اس کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصف خرچ یعنی پچھتر ہزار روپے جمع کرنے کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد کی گئی تھی۔ اس وقت تک چھیاسٹھ ہزار روپے ہماری بہنوں نے ادا کئے ہیں ۹ ہزار مزید جمع کرنے ہیں جن بہنوں نے تین سو یا تین سو سے زائد رقوم اس چندہ میں دی ہیں ان کے نام بلاک پر ۲۷ مارچ سے قبل کندہ کروائے جائیں گے۔ میرے گزشتہ نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

لجنہ لطیف نگر فارم	۵/۰۰ روپے
لجنہ راولپنڈی	۳۳/۵۰ روپے
لجنہ دیوانہ منڈی ضلع گجرات	۳۰/۰۰ روپے
محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شفیع صاحب پشاور	۳۰۱/۰۰ روپے
لجنہ بدوملہی	۱۵/۰۰ روپے
محترمہ نسیم اطہر صاحبہ واہ کینٹ	۳۰/۰۰ روپے
محترمہ شائستہ قمر صاحبہ واہ کینٹ	۲/۰۰ روپے
لجنہ حیدرآباد	۱۰/۰۰ روپے
محترمہ رضیہ تسنیم صاحبہ ڈرگ کالونی کراچی	۳/۰۰ روپے
ممبرات لجنہ ڈرگ روڈ	۳۴/۷۵ روپے
محترمہ ڈاکٹر آصفہ نعیم صاحبہ کراچی	۱۰۰/۰۰ روپے
لجنہ اڈہ چھبیل	۶/۰۰ روپے
محترمہ کبیری بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام علی مرحوم گوجرانوالہ	۵۶۶/۰۰ روپے
محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ از والدہ صاحبہ مرحومہ	۳۰۰/۰۰ روپے
محترمہ سمیرا احمد صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالصمد صاحب سکھر	۳۰۰/۰۰ روپے
محترمہ رضیہ ڈاکٹر سعید صاحب سکھر	۳۰۰/۰۰ روپے
لجنہ راولپنڈی	۱۶/۲۷ روپے
محترمہ قانتہ خانم صاحبہ مرحومہ از زاہدہ خانم صاحبہ	۳۰۰/۰۰ روپے
لجنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵/۰۰ روپے
محترمہ فردوس صاحبہ مرحومہ بنت ایس کے ڈین آف کینیڈا از محترمہ فاطمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ ایس کے ڈین صاحب ربوہ	۳۰۰/۰۰ روپے
محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ فجی ربوہ	۲۳۰/۰۰ روپے
شمیم ملک صاحبہ جناح پارک جی ٹی روڈ لاہور	۵۰/۰۰ روپے
سیدہ تنویر الاسلام بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ	۳۰۰/۰۰ روپے

حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام برادرانِ جماعت کے نام

"جماعت کے وہ مخیر اور مخلص دوست جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ہی نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں تاریخ احمدیت کے سیٹ اپنی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کی تمام مشہور لائبریریوں میں رکھوا دیں تا اس صدقہ جاریہ کا ثواب انہیں قیامت تک ملتا رہے اور وہ اور ان کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی رہیں۔ آمین"

ادارۃ المصنفین ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارۃ المصنفین ربوہ کا شائع کردہ شاندار لٹریچر

۱۔ تفسیر صغیر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید کا اردو ترجمہ و مختصر تفسیر ۔۔ ۲۰۔۰۰ روپے
۲۔ تفسیر سورہ فاتحہ۔ بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰۔۰۰ "
۳۔ تفسیر سورۃ بقرہ " " " ۱۰۔۰۰ "
۴۔ تفسیر سورۃ آل عمران و نساء " " " (زیر طبع) ۱۰۔۰۰ "
۵۔ تاریخ احمدیت جلد اوّل تا ۱۳ — نئی جلد ۱۲۔ قیمت ۱۰۔۵۰ "
۶۔ شرح بخاری شریف جزو اوّل تا جزو ۱۳۔ نئی جلد ۱۳ قیمت ۸۔۵۰ "
۷۔ المبشرات۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سے ہونے والے الہامات اور کشوف و رویاء کا مجموعہ ۶۔۰۰ "
۸۔ جامع مسند احمد بن حنبل کی تبویب جلد اوّل ۱۰۔۰۰ "
۹۔ بدایۃ المقتصد ترجمہ بدایۃ المجتہد۔ بدایۃ المجتہد کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ ۶۔۰۰ "
۱۰۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات کا پس منظر۔ از مکرم ملک فضل حسین صاحب ۱۔۰۰ "

نوٹ:۔
ان کتب کے علاوہ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز و حمائل سائز نیز حمائل بطرز یسرنا القرآن، قرآن مجید مترجم بھی طلب فرماویں۔

ناظم ادارۃ المصنفین ربوہ

انصار اللہ کے چندہ کی نئی شرح !

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے چندہ مجلس کی شرح نصف پیسہ فی روپیہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ مقرر فرمادی ہے مجالس کی طرف سے اس نئی شرح کے ساتھ نئے سال کے بجٹ کی تشخیص کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ مگر ابھی بہت سی مجالس ایسی بھی ہیں جنہوں نے نئی شرح کے ساتھ سالِ رواں (۱۹۷۲ء) کے لئے بجٹ فارم مکمل کر کے مرکز میں نہیں بھجوائے۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس ضروری کام کی طرف جلد توجہ دی جائے تاکہ بجٹ کے بعد وصولی کی طرف توجہ دی جا سکے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

(مکرم لیفٹیننٹ کرنل ملک بشارت احمد صاحب)

خاکسار جنگ کے دوران بائیں ٹانگ کی دونوں ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے سی ایم ایچ میں زیرِ علاج ہے۔ کرنل سرجن محمود الحسن صاحب کا پہلے خیال تھا کہ دوسری ٹانگ سے ہڈی کا ٹکڑا زخمی ٹانگ کو ٹھیک کرنے کے لئے لگانا پڑے گا۔ مگر اب وہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہڈیوں کی پوزیشن بالکل سیدھی ہے اور وہ آپس میں ٹھیک طور پر مل رہی ہیں۔

میں اب ۶ ہفتوں کی Sick leave پر منگلا اپنے گھر جا رہا ہوں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بندہ عاجز کو اپنی شبانہ دعاؤں میں یاد رکھیں کہ ہمارا شافی اور کافی خدا تعالیٰ اپنا فضل نازل فرمائے۔ اور ٹانگ بے داغ طور سے جڑ جائے اور اس میں مزید اب کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ سب نتیجے اُسی ذاتِ عالی کے قبضہ میں ہے۔ اور اس کی طرف سے کُن کی منتظر ہے۔ آمین

محتاجِ دعا احقر العباد
لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد
110/1st Avenue
منگلا چھاؤنی۔

ربوہ میں کبڈی کا ٹورنامنٹ

یہ خبر آپ سب کے لئے باعث مسرت ہوگی کہ شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴-۱۵-۱۶-اپریل ۱۹۷۲ء ولولہ انگیز عوامی کھیل کبڈی کا ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ (انشاء اللہ العزیز)

اس ٹورنامنٹ میں ملک کی نامور ٹیموں واپڈا۔ ریلوے۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ اور گوجرانوالہ کی شمولیت کی توقع ہے۔

مزید براں کالجوں کی نامور ٹیمیں بھی اس میں شمولیت اختیار کریں گی اور ایسے کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں جن کا کھیل قابل دید اور قابل ستائش ہے۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس دلچسپ ٹورنامنٹ کو دیکھنے کے لئے ضرور تشریف لائیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

محترم چوہدری نور محمد صاحب وفات پا گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاول پور شہر کے والد محترم چوہدری نور محمد صاحب آف پھسیاں ضلع ہوشیار پور حال محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۲ء کو مختصر سی علالت کے بعد بہاول پور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ ۱۹۰۳ء میں جب کہ آپ کی عمر ابھی نو سال کی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے والد حضرت چوہدری وزیر علی صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں شامل تھے۔ مرحوم دعاگو بزرگ تھے ایک خواب کی بناء پر ۱۹۴۱ء میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے۔ دنیوی تعلیم نہ ہونے کے باوجود آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم اردو کلام کا بہت سا حصہ آپ کو زبانی یاد تھا۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پڑھ لیتے تھے۔

رحلت کے وقت آپ کی عمر قریباً ۸۰ برس تھی۔ پانچ لڑکے دو لڑکیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے اور نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۴ مارچ کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی تدفین کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(عبد الحمید جنجوعہ۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

انصار اللہ کی بقایادار مجالس کے عہدیداران توجہ فرمائیں

ابھی تک بعض مجالس بقایادار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ ڈالے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ضرورت صرف تھوڑی سی توجہ اور صحیح خطوط پر کوشش کی ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)